

بچے کا نام "صبح" رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

بچے کا "صبح" نام رکھنا کیسا ہے؟

جواب

صبح کا معنی ہے "خوبصورت" لہذا بچے کا نام صبح رکھ سکتے ہیں۔ البتہ! بہتر یہ ہے کہ اولاً بیٹے کا نام صرف "محمد" رکھیں، کیونکہ احادیثِ کریمہ میں نام محمد رکھنے کی فضیلت اور ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ فضیلت تنہا نام محمد رکھنے کی ہے اور پھر پکارنے کے لیے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام یا صحابہ و اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ناموں کی نسبت سے کوئی نام رکھ لینا چاہیے، کہ حدیثِ پاک میں اچھے لوگوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے۔ نیز اس سے امید ہے کہ ان برکت بھی اولاد کے شامل حال ہوگی۔

المعجم میں صبح کے معنی کے متعلق ہے: "الصباح: خوبصورت۔" (المعجم، ص 459، خزینۃ علم وادب، لاہور)

"محمد" نام کی فضیلت کے متعلق کنز العمال میں حدیثِ پاک ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من ولد له مولود ذکر فسماه محمدا حبالي وتبر کا باسمی کان هو و مولودہ فی الجنة" ترجمہ: جس کے یہاں بیٹا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے، تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنز العمال، ج 16، ص 422، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں اس حدیث کے تحت ہے: "قال السيوطي: هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب وإسناده حسن" ترجمہ: علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس باب میں جتنی بھی احادیث وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج 6، ص 417، دارالفکر، بیروت)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے، اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انہیں اسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، ج 24، ص 691، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے "تسموا بخيار کم" ترجمہ: اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد 2، صفحہ

58، حدیث 2328، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

صدر الشريعة مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں، جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں، ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔“ (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مرآة المناجیح فرماتے ہیں: ”بہتر یہ ہے کہ انبیاء کرام یا حضور علیہ السلام کے صحابہ عظام، اہلبیت اطہار کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم و اسمعیل، عثمان، علی، حسین و حسن وغیرہ عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ انشاء اللہ بخشا جائے گا۔“ (مرآة المناجیح، جلد 5، صفحہ 30، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

نوٹ: ناموں کے بارے میں تفصیلی معلومات اور بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ کتاب ”نام رکھنے کے احکام“ کا مطالعہ کیجئے۔ نیچے دیئے گئے لنک سے آپ اس کتاب کو ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔
 وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4956

تاریخ اجراء: 07 ذوالقعدة الحرام 1447ھ / 25 اپریل 2026ء



Darul-ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Darul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net